

12840-کیا سزا اور اجر و ثواب میں عورت و مرد برابر ہیں؟

سوال

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتیں ناقص العقل اور ناقص دین ہیں، اور ارشاد و گواہی میں بھی نقص ہے، اور بعض کا کہنا ہے: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے درمیان اجر و ثواب میں برابری کی ہے، اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے، آیا عورتیں شریعت اسلام کی رو سے ناقص ہیں یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

شریعت اسلامیہ نے عورت کی بہت عرفت و تکریم کی ہے اور اس کا مقام و مرتبہ بڑھایا ہے، اور اسے اس کے شایان شان مقام اور جگہ عطا کی ہے، اور عورت کا بہت زیادہ خیال کیا، اور اس کی عزت کی حفاظت کی ہے۔

اس لیے عورت کے ولی اور ذمہ دار اور اس کے خاوند پر عورت کا نام و نفعہ واجب کیا اور اس کی اچھی پرورش اور کفالت کا کہا ہے، اور اس کے امور کا خیال رکھنے، اور اس کے ساتھ حسن معاشرت کرنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿{اور ان کے ساتھ اچھے اور احسن طریقہ سے بودو باش اختیار کرو}﴾۔ سورۃ النساء (19).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”تم میں سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں“

سنن ترمذی (709/5) حدیث نمبر (3895).

دین اسلام نے عورت کو وہ سب حقوق اور شرعی تصرفات دیے ہیں جو اس کے شایان شان اور مناسب ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿{اور ان (عورتوں) کے لیے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں، اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے، اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے}﴾۔ البقرۃ (228).

اسی طرح اسے مختلف معاملات جن میں خرید و فروخت اور صلح و کالت، اور عاریت و امانت و ودیعہ... اخ شامل ہیں بھی دیے ہیں۔

اور عورت کو اس کے مناسب عبادات کا بھی مکلف بنایا ہے بالکل اسی طرح جس طرح مرد پر واجب ہیں جن میں طہارت و پاکیزگی اور نماز روزہ اور حج وغیرہ دوسری عبادات شامل ہیں۔

لیکن شریعت اسلامیہ نے عورت کو وراثت میں مرد سے نصف حصہ دیا ہے، کیونکہ عورت نہ تو اپنے خرچ کی مکلف ہے، اور نہ ہی کھر اور اپنی اولاد کے خرچ کی، بلکہ اس کا مکلف آدمی ہے اور اسی طرح مرد کو مختلف قسم کی مشکلات اور دوسرے خرچ مثلاً مہمان نوازی، اور دیت اور اموال پر صلح وغیرہ کے امور بھی سرانجام دینا ہوتے ہیں۔

اور (الضیافت) یہ وہ خرچ ہے جو آدمی اپنے مہمانوں پر کرتا ہے، اور (العقل) یہ دیت ہے، اور (صلح علی الاموال) جس طرح کہ دو قبیلوں کے درمیان ریاضی سے صلح اور ان کے درمیان اختلافات کو ختم کرنے کے لیے مال کی ادائیگی پر صلح کرنا۔

اسی طرح بعض موقع پر دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے مساوی ہے، کیونکہ مرد کے مقابلہ میں عورت کو نیان اکثر ہوتا ہے اس کا سبب اس کی جلت ہے، جس سے وہ دوچار رہتی ہے، مثلاً ماہواری، اور حمل اور وضع حمل، اور اولاد کی تربیت، یہ سب کچھ ایسے امور ہیں جو اس کے خیالات کو مشغول کر سکتے ہیں اور اسے یاد رکھنے والی اشیاء کو جلانے کا سبب بن سکتے ہیں، اسی لیے شرعی دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ گواہی میں اس کے ساتھ شامل ہوتا کہ اس کے لیے زیادہ محفوظ ہو، اور ادائیگی کے لیے زیادہ بہتر۔

اس کے علاوہ کچھ ایسے امور ہیں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص میں جن میں صرف ایک ہی عورت کی گواہی کافی ہے مثلاً: رضاuat کی معرفت، اور نکاح کے عیوب وغیرہ۔

لیکن ایمان و عمل صالح کے اجر و ثواب میں عورت مرد کے مساوی ہے، اور دنیا میں اچھی اور پاکیزہ زندگی سے فائدہ اٹھانے اور آخرت میں اجر عظیم کے حصول میں وہ مساوی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿بِرْجُوكُنِي مَرْدُو عَوْرَتْ بِيْ عَمَلْ صَالِحَ كَرَے لِيْكَنْ ہُوْدَه مُوْنَ تَوْهِمَ اَسَے اَهْجِي اُورْ پَاكِيْزَه زَنْدَگِي دِيْگَيْ، اُورْ جُوْدَه عَمَلَ كَرَتَے رَهَے اسْ كَاهْمَ اَنْهِيْ بَهْرَتْ اَجْرَ دِيْگَيْ﴾۔ الحج (97)۔

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عورت کے حقوق بھی ہیں، اور اس کے ذمہ واجبات بھی ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے، اور کچھ امور ایسے ہیں جو مردوں کے مناسب ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ مخصوص کیے ہیں، اور اسی طرح کچھ ایسے امور بھی جو عورتوں کے ساتھ مخصوص میں، اور ان کے شایان شان اور لائق ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔